10554-فرقہ ناجیہ (کامیاب) کے خصائص :

سوال

کامیاب اور فرقہ ناجیہ کی اہم اور ظاہر خصوصیات اور صفات کیا ہیں ؟

اور کیاان خصوصیات کے ناقص ہونے سے انسان فرقہ ناجیہ سے نکل جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

فرقہ ناجیہ کی اہم اور ظاہر خصوصیات یہ ہیں
کہ : عقیدہ وہ ہوجوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ، عبادات بھی اس طرح ہوں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے اور اسی طرح اخلاق اور معاملات میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوں ۔

توآپ یہ چارچیزیں اور خصوصیات فرقہ ناجیہ میں ظاہر اورواضح پائیں گے ۔

آپ فرقہ ناجیہ کوعقیدہ کے اعتبار سے دیکھیں گے کہ توحید ربوبیت اور توحیدالوہیت اور توحیداسماء وصفات میں ان کا عقیدہ وہی ہوگاجوکہ کتاب وسنت میں بیان کیا گیا ہے اوروہ اس عقیدے پر مضبوطی سے عمل کریں گے ۔

اور عبادات کے اندر بھی آپ فرقہ ناجیہ کودیکھیں گے وہ عبادات کی ساری کی اقسام پراسی طرح عمل پیرا ہیں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے وہ عبادات کی صفات اوراس کے اوقات اورزمانے اوراسباب اورمکان میں وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں جوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کارتھا ۔

آپ انہیں نہیں دیکھیں گے کہ وہ دین میں بدعات نکالتے اوران پر عمل کرتے ہیں ، بلکہ وہ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی ادب واحترام کرتے ہیں اوراللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جوچیز مشروع نہیں کی اورنہ ہی اس کی اجازت دی ہے یہ لوگ اللہ تعالی اوررسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھتے ہوئے اسے عبادات میں شامل نہیں کرتے ۔

اور اسی طرح آپ اخلاقیات میں بھی انہیں دوسروں سے ممتاز دیکھیں گے مسلمانوں سے محبت اوران کے لئے خیر چاہتے ہیں ملنے جلنے میں ہشاش بشاش چہرہ اور بولنے میں کلام شیریں استعمال کرتے ہیں اور اپنے سینے اور دل کو وسیع اور کھلا رکھتے ہیں شجاعت اور بہادری بھی ان میں پائی جاتی ہے کرم وسخاوت میں بھی دوسروں سے امتیاز رکھتے ہیں اس کے علاوہ دوسرے اخلاق میں بھی ۔

اور جب معاملات کا معاملہ آئے تو آپ اس میں بھی انہیں آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ لوگوں سے معاملات میں سچائی اور صدق کو استعمال کرتے ہیں اور اس چیز کو بیان بھی کرتے ہیں جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنے کا کہا ہے ۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(خریدار اور فروخت کرنے والے کو جدا ہونے سے پہلے پہلے اختیار حاصل ہے اگر تو وہ سچائی سے کام لیتے ہیں اور (عیب وغیرہ کو) بیان کرتے ہیں تو ان کے لئے بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ سے کام لیتے اور عیب کو چھپاتے ہیں تو ان کی بیع اور سودے میں برکت ختم کردی جاتی ہے) ۔

اوران خصوصیات میں سے نقص ہونے کی بنا پر انسان ہر درجے میں ان کے عمل کے اعتبار سے فرقہ ناجیہ میں سے نکل نہیں جاتا، لیکن توحید اور عقیدہ میں نقص ہونے کی وجہ سے بعض اوقات فرقہ ناجیہ میں نکل جاتا ہے مثلا اخلاص کا نہ ہونا اور اسی طرح بعض بدعات کی بنا پر بھی انسان فرقہ ناجیہ سے نکل جاتا ہے کہ وہ ایسی بدعت کا مرتکب ہو جو اسے فرقہ ناجیہ سے خارج کردے ۔

لیکن اخلاق اور معاملات کے مسئلہ میں نقص کی بنا پر خارج نہیں ہوگا بلکہ اس سے اس کا مرتبہ ضرور کم ہوگا ۔

اخلاق کا مسئلہ تفصیل کا محتاج ہے، بیشک اس میں سب سے اہم چیز حق پر اتفاق اور اجتماع ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالی نے بھی ہمیں وصیت فرمائی ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اللہ تعالی نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جسے ہم وحی کے ذریعہ تیری طرف بھیج دیا اور جس کا تاکیدی حکم

ہم ابراہیم اور موسی اور عیسی (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس کے متعلق اختلاف نہ کرنا}. ۔ الشوری ۔ (13)

اور اللہ تعالی نے یہ خبر بھی دی کہ جنھوں نے اپنے دین میں اختلاف کیا تو وہ گروہوں میں بٹ گئے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کردیا اور گروہوں میں بٹ گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں}. ۔ الانعام ۔ (159)

تو کلمہ میں اتفاق اور دلوں کا ایک ہونا فرقہ ناجیہ ۔ اہل سنت والجماعت ۔ کی سب سے اہم اور ظاہر خصوصیت ہے ، تو اگر ان میں کوئی کسی اجتہادی معاملات میں اجتہاد کی بنا اختلاف پیدا ہوجاتا ہے اس کی بنا پر ان میں بغض وعناد اور کینہ ودشمنی پیدا نہیں ہوتی بلکہ وہ اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اگرچہ ان میں یہ اختلاف پیدا ہوا ہے اس کے باوجود وہ آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ۔

حتی کہ ان میں وہ شخص اس کے پیچھے جس کے متعلق اس کا خیال ہے کہ وہ بے وضوء ہے نماز پڑھ لیتا ہے لیکن نماز پڑھانے والے امام کے خیال میں یہ ہے کہ وہ بے وضوء نہیں ۔

اس کی مثال اس طرح لے لیں کہ ایک شخص اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا جس نے اونٹ کا گوشت کھایا اور اس امام کے ہاں اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا اور مقتدی کا خیال ہے کہ وضوء ٹوٹ جاتا ہے لیکن اس امام کے پیچھے نماز پڑھنی صحیح ہے اگر وہ اکیلا نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں ، یہ سب اس لئے ہے وہ اسے اس اختلاف کو ان مسائل میں اجتہادی اختلاف سمجھتے ہیں جن میں اجتہاد ہوسکتا ہے جو کہ حقیقی اختلاف نہیں ۔

کیونکہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک اس دلیل پر چل رہا ہے جسے چھوڑنا جائز نہیں ان کی رائے یہ ہے کہ ان کے بھائی نے اگر کسی عمل میں دلیل پر چلتے ہوئے ان کی مخالفت کی ہے تو حقیقت میں اس نے ان کی موافقت کی ہے کیونکہ وہ وہ دعوت دیتے ہیں کہ دلیل کے پیچھے چلو وہ دلیل جہاں بھی ہو ، تو اگر وہ کسی ایسی دلیل کی موافقت میں ان کی مخا لفت کرتا ہے جو کہ اس کے پاس ہے تو حقیقت میں اس نے ان کی موافقت کی ہے ۔

کیونکہ وہ اس پر چل رہا ہے جس کی وہ دعوت دیتے اور اس کی طرف راہنمائی کرتے ہیں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا جائے ۔

بہت سے اہل علم پر یہ بات کوئی پوشیدہ نہیں اس جیسے معاملات میں صحابہ اکرام کے درمیان جو اختلاف ہوا حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی اور ان میں سے کسی نے بھی کوئی سختی نہیں کی ۔

اس کی مثال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ احزاب سے واپس لوٹے تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہیں یہ اشارہ دیا کہ وہ بنو قریظہ کی طرف نکلیں جنہوں نے عہد کو توڑا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان کے خلاف نکلنے کا کہا اور فرمایا :

(تم میں سے ہر ایک عصر کی نماز بنو قریظہ میں جا کر پڑھے)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ سے بنو قریظہ کی طرف نکلے تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، لھذا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز میں تاخیر کر لی حتی کہ وہ بنو قریظہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد پہنچے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ۔

(تم میں سے ہر ایک عصر کی نماز بنو قریظہ میں جا کر پڑھے)

اور بعض نے نماز کو وقت پر پڑھا ان کا قول یہ تھا کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ہمیں جلدی نکلنے کا ہے نہ کہ نماز کو وقت سے موخر کرنے کا ۔ تو یہ سب کے سب صواب پر ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں فریقوں میں سے کسی ایک پر بھی کوئی کسی قسم کی سختی نہیں کی، اور نہ ہی اس نص کے سمجھنے میں اختلاف کی بنا پر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے پر بغض وعناد نہیں رکھا ۔

اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ وہ مسلمان جو کہ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ ایک امت اور جماعت بنیں اور ان کے درمیان یہ فرقہ اور گروہ بندی اور حزبیت صحیح نہیں یہ ایک گروہ کی طرف اور دوسرا شخص دوسرے گروہ کی طرف اور تیسرا تیسرے گروہ کی طرف نسبت کر رہا ہے ۔

اور اسی طرح وہ ایک دوسرے سے اپنی تیز طرار زبانوں کے ساتھ جھگڑا کر رہے ہیں اور آپس میں دشمنی اور بغض وعداوت صرف اس اختلاف کی وجہ سے کر رہے ہیں جس میں اجتہاد جائز

ہے مجھے کسی خاص گروہ اور جماعت کا نام لینے کی ضرورت نہیں لیکن عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے وہ اس سے سمجھ جاتا اور اس کے لئے اس سے معاملہ واضح ہو جاتا ہے ۔

میری خیال اور رائے یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ متحد ہو جائیں حتیٰ کہ اگر وہ ان چیزوں میں تھوڑا بہت اختلاف کرتے ہیں جن کا تقاضا ان کی فہم اور سمجھ کے اعتبار سے نصوص کرتی ہیں کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس میں الحمدللہ اللہ رب العزت کے فضل و کرم وسعت ہے ۔

اور اہم چیز یہ ہے کہ دلوں کو ملنا چاہئے اور کلمہ اور بات میں اتفاق ہونا چاہئے اور اس میں کوئی کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کہ مسلمانوں کے دشمن یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اختلاف کا بیج بویا جائے اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوں اگرچہ مسلمانوں کے ان دشمنوں کی دشمنی واضح ہو یا پھر وہ ظاہری طور پر تو اسلام اور مسلمانوں سے دوستی اور محبت کے دعوے کرتے ہوں لیکن اندرونی طور پر وہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اور اس کی جڑیں کاٹنے میں لگے ہوئے ہیں ان کا باطن ظاہر کی طرح نہیں ۔

تو ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم اس امتیاز کو جو کہ فرقہ ناجیہ کا امتیاز ہے اسے اپنائیں اور وہ اتفاق و اتحاد ہے اور سب ایک بات پر جمع ہو جائیں ۔ ۔